رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

نمبر ۱۱۳	مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

احرار خدا تعالیٰ کے خوف سے کام لیتے ہوئے مباہلہ کی شرائط طے کریں

بغیر شرائط طے کئے احرار کے قادیان آنے کی غرض مباہلہ نہیں بلکہ فساد کرنا ہوگی

اس کی ذمہ وار حکومت ہوگی یا احرار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

احرار کوئی معین فیصلہ نہیں کرنا چاہتے

۳۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو میں نے ایک پوسٹر اور ٹریکٹ شائع کیا تھا جس کا عنوان "مجلس احرار کا مباہلہ کے متعلق ناپسندیدہ رویہ" تھا۔ مجھے امید تھی۔ کہ اس اعلان کے بعد مجلس احرار اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کر کے سنجیدگی سے مباہلہ کی گفتگو کی طرف مائل ہوگی۔ مگر افسوس کہ میری امید کے خلاف مجلس احرار نے اپنے رویہ کو اور بھی ناخوشگوار بنا لیا ہے۔ اور بجائے صحیح طریق اختیار کرنے کے تحریف سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔

میرا مضمون بالکل واضح تھا۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ احرار نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں میری سب شرائط منظور ہیں۔ اس اعلان کے مطابق انہیں میری سب باتوں کو جو اس بارہ میں شائع ہو چکی ہیں تسلیم کرنا چاہیے۔ اور ان باتوں میں سے بعض یہ ہیں:-

۱۔ مباہلہ میں پانچ سو یا ہزار آدمی بتراضی فریقین شامل ہوں۔ یعنی دونوں طرف سے یا پانچ سو۔ یا ہزار آدمی برابر تعداد میں شامل ہوں۔

۲۔ مقام مباہلہ لاہور یا گورداسپور ہو لیکن بعد میں احرار کے اس مطالبہ پر کہ مقام مباہلہ قادیان ہو۔ میں نے لکھا۔ کہ اگر احرار کو لاہور یا گورداسپور پر کوئی خاص اعتراض ہو یا وہ قادیان میں اپنی شان دکھانا چاہتے ہوں۔ تو قادیان ہی میں مباہلہ کیا جا سکتا ہے:-

۳۔ ایک کمیٹی دونوں فریق کی سب شرائط کو طے کرے۔ اور اس کے فیصلہ کے بعد:-

۴۔ ایک تاریخ جو فیصلہ کے پندرہ دن بعد ہو۔ مباہلہ کے لئے مقرر کی جائے۔ میں نے اس امر پر روشنی ڈالی تھی۔ کہ خالی منظوری کے اعلان سے ان امور پر روشنی نہیں پڑتی۔ اور اس اعلان کی موجودگی میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ احرار نے میری سب شرطوں کو منظور کر لیا ہے۔

پس دونوں فریق کے نمائندے غیر معین شرائط کو معین کریں۔ اور تفصیلات کو طے کریں۔ اور پھر بہ تراضیٔ فریقین مباہلہ کی تاریخ مقرر کی جائے۔ ورنہ خود ہی تاریخ مقرر کر دینا شرائط کو ماننا نہیں ان کی ہنسی اڑانا ہے۔ اس قدر واضح اعلان کے بعد بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ احرار صحیح طریق پر نہیں آتے اور نہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کے خطوط کا جواب دیتے ہیں۔ اور نہ اپنی طرف سے شرائط طے کرنے کے لئے نمائندے مقرر کرتے ہیں۔ بلکہ صرف "مجاہد" اخبار میں اعلان کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ کوئی معین فیصلہ کرنا نہیں چاہتے:۔

میرے اشتہار کے جواب میں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر نے جو بیان "مجاہد" میں شائع کیا ہے۔ اور جو تقریریں انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے چنیوٹ میں کی ہیں۔ ان میں جو باتیں انہوں نے بیان کی ہیں۔ وہ ذیل میں درج کر کے میں ان کا بھی جواب دے دیتا ہوں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ احرار کن ہتھیاروں پر آ گئے ہیں:۔

کیا شرائط کی منظوری اسی کا نام ہے

مسٹر مظہر علی صاحب نے چنیوٹ میں بیان کیا ہے کہ "میں نے قادیان جا کر کہا تھا کہ مباہلہ قادیان میں ہونا چاہیئے۔ اور مرزا صاحب کی صداقت پر ہونا چاہیئے اور مرزا محمود نے تسلیم کر لیا ہے۔" (مجاہد ۱۵ نومبر صہ ۲) اسی کے متعلق سید فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلو مہار نے بھی اپنی تقریر میں چنیوٹ میں کہا ہے کہ "مرزا محمود نے مجلس احرار کو چیلنج دیا ہے کہ آؤ مجھ سے مرزا کی نبوت پر قادیان آ کر مباہلہ کر لو۔ زعمائے احرار نے مرزا محمود کے اس چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔" (مجاہد صہ ۲) لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے چیلنج اس امر کا دیا تھا۔ کہ احرار جو یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرزا صاحب کے رتبہ کو بڑھاتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتی ہے اس پر لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کر لیں۔ اس پر مجھے معلوم ہوا کہ احرار نے کہا ہے۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر بھی مباہلہ ہو۔ اور قادیان میں ہو۔ اس پر میں نے لکھا۔ کہ اگر صداقت پر بھی مباہلہ کرنا ہے۔ تو بے شک یہ مباہلہ بھی ہو۔ مگر یہ مباہلہ الگ ہو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بڑھا کر پیش کرنے کے الزام کے متعلق الگ مباہلہ ہو۔ اور قادیان کے متعلق لکھا۔ کہ اگر احرار کو لاہور یا گورداسپور پر کوئی خاص اعتراض ہے۔ تو وہ قادیان آ سکتے ہیں اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ چنیوٹ کی تقریر میں صدر احرار کانفرنس نے قطعاً غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

(۱) بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعوے کے متعلق مباہلہ کے چیلنج کو میری طرف منسوب کیا ہے حالانکہ یہ چیلنج احرار کی طرف سے تھا۔ اور شاید مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کو اپنے صدر کی تقریر یاد نہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ چیلنج خود ان کی طرف سے تھا۔

(۲) صدر صاحب کہتے ہیں کہ مرزا محمود نے قادیان آ کر مباہلہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ حالانکہ میں نے لاہور یا گورداسپور کا چیلنج دیا تھا۔ نہ کہ قادیان کا اور اظہر صاحب نے اپنی تقریر میں اس کو بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ تجویز خود ان کی طرف سے تھی۔

(۳) اظہر صاحب نے جہاں ان دو باتوں میں اپنے صدر صاحب کے بیان کی قلعی کھول دی ہے۔ وہاں اپنی طرف سے ایک غلط بیانی زائد بھی کر دی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے کہا کہ مباہلہ قادیان میں ہونا چاہیئے۔ اور مرزا غلام احمد کی صداقت پر ہونا چاہیئے۔ مرزا محمود نے تسلیم کر لیا ہے کہ بے شک احرار قادیان میں ہی آ کر ہم سے مباہلہ کر لیں"۔

اس فقرہ کو پڑھ کر ہر شخص یہی سمجھیگا۔ کہ گویا میں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ مباہلہ قادیان میں ہونا چاہیئے اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے متعلق ہی ہونا چاہیئے۔ نہ کہ ہتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ قلبی ونفسی کے الزام کے متعلق جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ گویا میں نے اصل بنائے مباہلہ کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے میں نے کبھی اصل بنائے مباہلہ کو ترک نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس میں نے تو یہ کہا تھا۔ کہ احرار اس لئے ہتک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الزام کے متعلق مباہلہ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ کہ انہیں معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے تعلیم یافتہ طبقہ جانتا ہے۔ کہ احرار کا یہ الزام کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ لیکن پھر بھی ہم احرار کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی مباہلہ ہو جائے۔ بشرطیکہ یہ مباہلہ پہلے مباہلہ کے علاوہ ہو۔ اور اس کے لئے الگ پانچسو آدمیوں کی تعداد دونوں فریق کیطرف سے پیش کی جائے۔ لیکن لیڈر وہی ہوں۔ اب رہا مباہلہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد کا سوال۔ اس کے متعلق صدر احرار کانفرنس چنیوٹ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ

"۲۳ نومبر کو زعمائے احرار اور ہزاروں مسلمان قادیان کے میدان مباہلہ میں پہنچ جائیں گے۔" (مجاہد ۱۲ نومبر صہ ۲)

جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مباہلہ نہیں۔ بلکہ ہنگامہ کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ مسٹر مظہر علی صاحب اظہر بھی اپنے جواب میں کہتے ہیں۔ "پانچ سو اور ہزار کی شرط خود مرزا صاحب کی عائد کردہ ہے۔ ہمارے نمائندے ہزار سے بھی بہت زیادہ ہوں گے۔" (مجاہد ۵ نومبر صہ ۲)

ان الفاظ سے واضح ہے۔ کہ میری بیان کردہ شرائط کو وہ صرف میرے لئے حجت قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس پر کاربند ہونے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اس کے باوجود اخبار میں اعلان کرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ انہیں میری سب شرائط منظور ہیں۔ اگر شرائط کی منظوری اسی کا نام ہے۔ تو کوئی خدا کا بندہ یہ بتائے۔ کہ نامنظوری کسے کہتے ہیں:۔

مباہلہ کرنے والوں کی فہرستیں

میں نے لکھا تھا کہ ضروری ہے۔ کہ شرائط کے تصفیہ کے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کی فہرستیں بھی دی جائیں۔ تاکہ ان کے متعلق تحقیق کر لی جائے۔ اظہر صاحب کہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو گیا۔ تو اس کا کیا علاج ہو گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا علاج آسان ہے۔ اور وہ یہ کہ دس یا پندرہ فیصدی نام مطلوبہ تعداد سے زیادہ دیدیئے جائیں۔ اگر پانچسو میں سے یا ہزار میں سے جتنی تعداد کا بھی فیصلہ ہو۔ بعض لوگ نہ پہونچ سکیں۔ تو ان کی خالی جگہ زائد تعداد میں سے پر کر لی جائے۔ ہاں اگر اظہر صاحب کو یہ خیال ہو۔ کہ شائد وہ پانچسو کا پانچسو ہی نہ پہونچ سکے۔ تو پھر کیا ہو گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کے ساتھ خداتعالیٰ کا یہ معاملہ ہو۔ کہ پندرہ فی صدی سے زائد آدمی ریزرو رکھ کر بھی ان کے غیر حاضروں کی کمی پوری نہ ہو سکے۔ تو یہی سمجھا جائے گا۔ کہ خداتعالےٰ نے اس قوم کو مباہلہ سے بھی پہلے پکڑ لیا ہے۔ ورنہ دس پندرہ فی صدی کی اتنی تعداد ہے۔ کہ عام حالات میں اس قدر آدمیوں کا ایسے اہم کام کے لئے پختہ وعدہ کر کے نہ پہونچ سکنا ایک خلاف عقل بات ہے۔ اور یا تو وہ لوگ عذاب الہیٰ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس حد تک معذور ہو جائیں گے۔ یا پھر یہ سمجھا جائے گا۔ کہ دین کے لئے قربانی کرنے کا ان میں مادہ ہی نہیں۔ اور یہ خود ان کے باطل پر ہونے کا ایک ثبوت ہو گا۔ شائد اظہر صاحب کو اپنا پہلا فقرہ یاد نہیں رہا۔ اسی لئے وہ ساتھ یہ فقرہ بھی لکھ گئے ہیں۔ کہ "ہم اپنی طرف سے ان کی ہزار کی شرط کو بھی منظور کر چکے ہیں۔" (مجاہد ۵ نومبر صہ ۲) یہ عجیب لطیفہ ہے۔ کہ اپنی نسبت تو وہ لکھتے ہیں کہ پانچسو یا ہزار کی شرط مرزا محمود کی عائد کردہ ہے۔ ہمارے نمائندے ہزار سے بھی بہت زیادہ ہوں گے۔ اور ہماری نسبت لکھتے ہیں کہ ہم انہیں پانچسو یا ہزار کا پابند نہیں کرتے بلکہ جس قدر آدمی اکٹھے کر سکیں۔ وہ لے آئیں جب دونوں فریق کو ہی انہوں نے اس شرط سے آزاد کر دیا۔ تو اس فقرہ کے معنی ہی کیا ہوئے کہ اپنی طرف سے ہم ان کی ہزار کی شرط کو بھی منظور کر چکے ہیں۔ انہیں تو یہ لکھنا چاہیئے تھا۔ کہ ہم اس شرط کو دونوں فریق پر سے اڑا چکے ہیں:۔

احرار کا تاریخ مُباہلہ مقرر کرنا

میں نے اعتراض کیا تھا۔ کہ احرار کو ۲۳ ر نومبر کی تاریخ مقرر کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ان کے اس اعلان کے بعد کہ انہیں میری سب شرائط منظور ہیں۔ میرے شائع کردہ اعلان کی روشنی میں یا تو تاریخ مقرر کرنے کا حق مجھے حاصل ہے۔ یا دونوں فریق کو مجموعی طور پر۔ اس پر مسٹر مظہر علی صاحب اظہر لکھتے ہیں۔ کہ "شاید مرزا صاحب کو بھول گیا ہے۔ کہ وہ اپنے خطبہ مطبوعہ ۱۸- اکتوبر میں کہہ چکے ہیں۔ کہ:۔

"خدا تعالٰے نے ان (احرار) کی گردن پکڑی ہے۔ اس لئے کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اگر ہمت ہے۔ تو سب کے سب آئیں"

اول تو اس فقرہ میں تحریف ہے لیکن اسے درست سمجھ کر بھی میں ہر اردو دان شخص سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا کوئی اردو سے مس رکھنے والا شخص اس عبارت کے وہ معنے کر سکتا ہے۔ جو اظہر صاحب نے کئے ہیں۔ میں نے یہ فقرہ اس موقعہ پر استعمال کیا تھا۔ کہ احرار باقاعدہ سب لیڈروں کی طرف سے مباہلہ کو منظور کرنے کی بجائے ایک شخص کو قادیان بھیج دیتے ہیں۔ جو اپنی طرف سے ایک اعلان کر دیتا ہے۔ کیوں نہیں سب کے سب جو میرے مخاطب ہیں۔ اس کی منظوری کا اعلان کرتے۔ اس سے تاریخ کی تعیین کا حق احرار کو کہاں سے ملا؟

احرار کی دھینگا مشتی

لطف یہ ہے۔ کہ میرے جس خطبہ سے یہ فقرہ چُنا گیا ہے۔ اس کے آخر میں میرا یہ فقرہ بھی موجود ہے۔ کہ:۔

"جب نہ کوئی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ نہ شرائط طے ہوئے ہیں۔ تو احمدی فرار کیسے کر گئے۔ فرار تو تب ہے۔ کہ شرائط طے ہو جائیں وقت مقرر ہو جائے۔ اور پھر ایک فریق نہ آئے" (الفضل ۸ ر اکتوبر)

اس فقرہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ میرے نزدیک شرائط کا طے ہونا۔ اور اس کے بعد وقت کا مقرر کیا جانا دونوں فریق کے اختیار میں رکھا گیا ہے۔ نہ کہ احرار کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ جو چاہو شرط پیش کر دو اور جو چاہو۔ وقت مقرر کر دو۔ جب میرے نزدیک اب تک شرائط ہی طے نہیں ہوئیں۔ تو میں تاریخ سے کس طرح اتفاق کر سکتا ہوں؟

اسی طرح میرے خطبہ مطبوعہ ۶ ر اکتوبر میں لکھا ہے:۔

"جو شرائط احرار پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پیش کریں۔ تاکہ جلد سے جلد مباہلہ کی تاریخ اور مقام کی تعیین کا اعلان کیا جاسکے"

ان فقرات کی موجودگی میں اور بغیر اس کے کہ زبان ان معنوں کی اجازت دیتی ہو۔ جو میرے مذکورہ بالا فقرہ سے مسٹر مظہر علی صاحب اظہر نے نکالے ہیں۔ احرار کے لئے یہ حق نکال لینا۔ کہ وہ جو تاریخ چاہیں مقرر کر دیں۔ معقولیت نہیں۔ بلکہ دھینگا مشتی ہے؟

احرار کی ٹال مٹول کی وجہ

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ احرار کا اس قسم کی ٹال مٹول سے مطلب کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ احرار کو اس سال قادیان میں کانفرنس کرنے سے حکومت نے روک دیا تھا۔ جب انہوں نے میرا چیلنج مُباہلہ پڑھا۔ تو انہوں نے سوچا۔ کہ مباہلہ تو خیر دیکھا جائے گا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ہم حکومت سے برسر پیکار ہوئے بغیر قادیان میں کانفرنس کر لیں گے۔ کیونکہ مباہلہ کا چیلنج جماعت احمدیہ کی طرف سے ہے۔ اور ہم ان کے بُلانے پر جائیں گے۔ حکومت ہم کو روکے گی نہیں۔ چنانچہ یہ امر دل میں رکھ کر انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ بغیر اس کے کہ شرائط تحریر میں آئیں۔ ہم مباہلہ کو منظور کر لیں۔ جب شرائط طے نہ ہوئی ہوں گی اور کئی باتیں عین موقعہ پر ایسی نکل آئیں گی۔ جن کی بناء پر مباہلہ سے انکار کیا جاسکے گا۔ ہاں اس بہانہ سے قادیان میں کانفرنس کا موقعہ مل جائے گا۔

تاریخ مباہلہ کے متعلق اس قدر عرصہ پہلے اعلان کرنے سے غرض یہ تھی۔ کہ اگر وہ میری شرط مانتے۔ کہ شرطیں طے ہونے کے بعد تاریخ مقرر کی جائے۔ اور پندرہ دن کی مہلت دی جائے۔ تو اس صورت میں اس عرصہ میں انہیں اپنا انتظام کرنا۔ اور ہنگامہ کے لئے لوگوں کو جمع کرنا مشکل ہوتا۔ اب انہوں نے قریباً ڈیڑھ ماہ پہلے آپ ہی تاریخ مقرر کر دی۔ تاکہ اس عرصہ میں لوگوں کو آمادہ کر کے کانفرنس کی تیاری کر لیں؟

یہ باتیں جو میں نے بیان کی ہیں۔ ان کے مندرجہ ذیل ثبوت ہیں:۔

(۱) احرار اپنی تمام تقریروں میں لوگوں کو ۲۳- نومبر کے دن قادیان پہونچنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اور عام تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ لوگ اس دن ہزاروں کی تعداد میں قادیان پہونچیں؟

(۲) اس خیال سے کہ شائد بہت سے لوگ مباہلہ کے نام سے قادیان جانے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اس امر کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ کہ ایک جماعت ایسی ہوگی۔ جو صرف مباہلہ کو دیکھنے آئے گی چنانچہ مسٹر مظہر علی صاحب اظہر اپنے جواب میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"مجلس مباہلہ کا انتظام جس طرح مرزا محمود فرمائیں۔ ہمیں منظور ہوگا۔ فقط یہ **احتیاط چاہیئے۔ کہ مباہلین کو دیکھنے والے لوگوں کی راہ میں روکاوٹ نہ ڈالی جائے**" (مجاہد ۵- نومبر ۳۵ء)

اس عبارت سے اور احرار کی تقریروں سے جو وہ باہر کر رہے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ پبلک کے کچھ حصہ کو یہ کہہ کر قادیان آنے کی تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ وہاں چل کر مباہلہ دیکھنا۔ تاکہ مباہلہ کی آڑ میں ایک بڑا اجتماع کر کے ممنوعہ کانفرنس کی جاسکے۔ بلکہ نظارہ بینوں کے لئے روک نہ ہونے کے مطالبہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت فساد کرنے کی صورت بھی مدنظر ہے؟

(۳) قادیان کے ارد گرد کے دیہات میں احرار کی طرف سے لوگ جا کر لوگوں کو کہہ رہے ہیں۔ کہ ۲۳ ر نومبر کو مباہلہ بھی ہوگا۔ اس دن لوگ مباہلہ دیکھنے کے لئے جمع ہوں۔ اس دیدار نمائی کی تحریک کے اس کے سوا کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ لوگ جمع ہو جائیں۔ اور کانفرنس کی جاسکے۔ اور ہو سکے تو کچھ فساد بھی کھڑا کر دیا جائے۔ ورنہ مباہلہ میں نہ ہی چوڑی تقریریں ہوتی ہیں۔ کہ ان کے سننے کے لئے لوگوں کو بلایا جا رہا ہے۔ اور نہ وہاں کوئی تماشا ہونا ہے۔ کہ جس کے دیکھنے کے لئے علاقہ کے لوگوں کو جمع کیا جا رہا ہے۔ مباہلہ ہو کر چھپ جائے گا۔ اور لوگوں کو خود حالات معلوم ہو جائیں گے؟

(۴) مگر ان سب دلائل سے بڑھ کر چوتھی دلیل وہ اشتہار ہے۔ جو "(مولانا) عنایت اللہ امیر مجلس احرار قادیان (ضلع گورداسپور)" کی طرف سے قادیان کے نواحی علاقہ میں شائع ہو رہا ہے اس اشتہار میں چندہ کی اپیل کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ:۔

"پچھلے سال قادیان میں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں نصف لاکھ کے قریب مسلمان جمع ہوئے تھے۔ حالانکہ کانفرنس کا پہلا سال تھا۔ اس سال انشاء اللہ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان قادیان میں جمع ہونے والے ہیں"

اس اشتہار سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قادیان میں مباہلہ کے لئے نہیں۔ بلکہ کانفرنس کے لئے احرار آ رہے ہیں۔ اور یہ حد درجہ کی گری ہوئی بات ہے۔ کہ وہ مباہلہ اور ہماری دعوت اس رنگ میں استعمال کرنا چاہتے ہیں؟

احرار کی قادیان میں فساد پیدا کرنیکی تجویز

غرض مذکورہ بالا باتوں سے ثابت ہے۔ کہ احرار کی اصل غرض مباہلہ نہیں۔ بلکہ کانفرنس کا انعقاد ہے۔ اور قادیان میں مباہلہ ہونے پر اصرار بھی اسی وجہ سے ہے۔ مگر قادیان ہمارا مقدس مقام ہے۔ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد اس کو سب دُنیا سے زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کر سکتے۔ کہ اپنے ہاتھوں اسے فساد کی جگہ بنائیں۔ اسلام نے اس اصل کو تسلیم کیا ہے۔ کہ مقدس مقامات دوسرے لوگوں کی شرارتوں سے پاک رہنے چاہئیں۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم احرار کو کانفرنس کے انعقاد میں مدد دیں۔ اس لئے میں صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم قادیان میں مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ مگر کانفرنس کیلئے نہیں۔ اگر احرار کو فی الواقع مباہلہ منظور ہے۔ تو

۱- شرائط طے کر لیں۔

۲- پھر ایک تاریخ بتراضی طرفین مقرر ہو جائے جس کی اطلاع حکومت کو بغرض انتظام دیدی جائے گی۔

۳- اگر وہ قادیان میں مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو لوگوں کو جو عام دعوت انہوں نے دی ہے۔ اس کو عام اعلان کے ذریعہ سے واپس لیں

۴- مجلس احرار ہمیں یہ تحریری وعدہ دے کہ مباہلہ کے دن اور اس سے چار دن پہلے اور

چار دن بعد کوئی اور جلسہ یا کانفرنس سوائے اس مجلس کے جو مباہلہ کے دن بغرض مباہلہ منعقد ہوگی۔ وہ منعقد نہیں کرینگے۔ اور نہ جلوس نکالینگے اور نہ کوئی تقریر کریں گے۔ اور یہ تحریر مجاہد میں بھی شائع کر دی جائے۔

۵۔ یہ کہ ان کی طرف سے مباہلہ کرنے والوں کے سوا جن کی فہرست ان کو پندرہ دن پہلے سے دینی ہوگی۔ کوئی شخص باہر سے نہ تحریری نہ زبانی بلایا جائے گا۔ نہ وہ (اس صورت میں کہ انہیں ہماری ضیافت منظور نہ ہو) کسی کی رہائش کا یا خوراک کا جماعتی حیثیت میں یا منفردانہ حیثیت میں مذکورہ بالا نو ایام میں انتظام کریں گے۔

۶۔ مباہلہ کی جگہ پر مباہلہ کرنے والوں اور منتظمین اور پولیس کے سوا اور کسی کو جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

اگر وہ مذکورہ بالا باتوں پر عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ہر حق پسند شخص تسلیم کریگا۔ کہ احرار کی نیت مباہلہ کی نہیں۔ بلکہ اس بہانے سے قادیان میں کانفرنس کرنے کی ہے۔ پس میں یہ واضح طور پر کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ اس صورت میں ہم قادیان میں نہیں۔ بلکہ گورداسپور یا لاہور میں مباہلہ کریں گے۔ وہاں وہ بے شک جس قدر آدمیوں کو چاہیں۔ بلالیں۔ گو اس صورت میں بھی مباہلہ کرنے والوں کے علاوہ دوسرے آدمیوں کو میدانِ مباہلہ میں آنے کی اجازت نہ ہوگی۔ میرے اس اعلان کے بعد بغیر شرائط طے کئے کے اور بغیر ایسی تاریخ کے مقرر کئے کے جو دونوں فریق کی رضامندی سے ہو۔ اگر احرار ۲۳ر نومبر یا اور کسی تاریخ کو قادیان آئیں۔ تو اس کی غرض محض کانفرنس ہوگی۔ نہ کہ مباہلہ اور اس صورت میں اس کی ذمہ داری یا تو حکومت پر ہوگی۔ یا احرار پر۔ جماعت احمدیہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔

ایک افتراء کی تردید

مباہلہ کے متعلق تو جو کچھ میں نے لکھنا تھا۔ لکھ دیا ہے۔ مگر میں ایک اور افتراء کی بھی جو مظہر علی صاحب اظہر نے میری نسبت اور میرے بھائیوں کی نسبت کیا ہے۔ تردید ضروری سمجھتا ہوں۔ مسٹر اظہر صاحب نے اپنے جواب میں میرے خطبہ سے ایک فقرہ جو ذیل میں درج ہے نقل کیا ہے:۔ "تحریریں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ہوں۔ کسی اور احمدی کی نہ ہوں۔ کیونکہ اور احمدیوں سے بعض دفعہ غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ بہرحال دوسروں کی تحریر حجت نہیں ہوسکتی۔" (الفضل مطبوعہ ۶ر اکتوبر)

اس فقرہ کو نقل کر کے مسٹر مظہر علی صاحب اظہر لکھتے ہیں۔ کہ "اس عبارت میں مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کی اور ان کے بھائیوں اور متبعین کی تحریروں میں توہین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور توہین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ موجود ہے۔ چونکہ مرزا صاحب نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ اس لئے ہم نے انہیں مجبور نہیں کیا۔" (مجاہد ۵ر اکتوبر صفحہ کالم ۳)

میرا پہلا جواب تو اس کے متعلق یہ ہے۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور یہ کہ اگر اس عبارت سے یہ مطلب نکلتا ہو۔ یا میرے دل میں کوئی ایسی بات ہو۔ تو اللہ تعالے کا عذاب مجھ پر اور میری اولاد پر ہو۔ اگر مسٹر مظہر علی صاحب میں کوئی تخم دیانت باقی ہے۔ اور انہوں نے صحیح سمجھکر یہ فقرات لکھے ہیں۔ تو کیا وہ جرأت کریں گے۔ کہ وہ بھی ایک اعلان کر دیں۔ کہ میں اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اس فقرہ کا یہی مطلب ہے۔ کہ مرزا محمود احمد اور اس کے بھائی اور جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کیا کرتی ہے۔ اور اس میں اقبال جرم ہے۔ اور اگر میں اس بیان میں لوگوں کو دھوکا دیتا ہوں۔ تو اللہ تعالے کی مجھ پر اور میرے بیوی بچوں پر لعنت نازل ہو۔ اظہر صاحب کے لئے اس قسم کی لعنت کا اعلان کرنا بڑی بات نہیں کیونکہ وہ جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر لعنت بھیجنا بھی کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ اگر اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے انہوں نے لعنت طلب کر لی جس کا طلب کرنا اب ان پر واجب ہوگیا ہے۔ تو یہ انہیں زیادہ گراں نہیں گزرنا چاہیئے۔

مسٹر مظہر علی صاحب نے تحریف کی

دوسرا جواب میں یہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اظہر صاحب نے اپنی سہولت کے لئے اس فقرہ میں تحریف کی ہے۔ میرا اصل فقرہ یہ ہے۔ "اور احمدیوں سے بعض دفعہ غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ اور پھر ان کی غلطیوں کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن بہرحال دوسروں کی تحریر حجت نہیں ہوسکتی۔" (الفضل مطبوعہ ۶ر اکتوبر)

ناظرین دیکھیں۔ کہ مسٹر مظہر علی صاحب اظہر نے کس طرح تحریف سے کام لیا ہے۔ ایک نہایت ضروری فقرہ جو دو فقروں کے درمیان تھا۔ خاموشی سے اُڑا دیا ہے۔ قرآن کریم میں تحریف ماننے والے لوگوں کے لئے یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن پھر بھی اس طرح اخبار میں دوسرے کے کلام کو محرف کر کے پیش کرنا انتہا درجہ کی دلیری ہے۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ میرے مندرجہ بالا فقرہ نے اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ چونکہ ہر شخص اعلے پایہ کا نہیں ہوتا۔ اگر کبھی اس سے کوئی غلطی ہو جائے۔ تو وہ جماعت کی طرف منسوب نہیں ہوسکتی۔ خصوصاً جبکہ اس کا علم ہونے پر جماعت اس سے برأت ظاہر کر دے۔ اس سے یہ کہاں سے نکلا۔ کہ میں نے اقبال کر لیا ہے۔ کہ مجھ سے اور میرے بھائیوں سے اور دیگر احمدیوں سے نعوذ باللہ من ذالک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک ہوئی ہے۔ میں نے تو اپنے سابق اشتہار میں خدا تعالے کی مؤکد بعذاب قسم کھائی تھی۔ کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افضل الرسل اور سید ولد آدم تھے۔" کیا آپ کی ہتک کرنے والا شخص یہ قسم مؤکد بعذاب قسم کھا سکتا ہے۔ یہ تو میری قسم ہے۔ اس کے علاوہ مباہلہ کے جو الفاظ مباہلین کے لئے (جن میں میرے بھائی اور دوسرے احمدی شامل ہوں گے) میں نے تجویز کئے ہیں۔ اس عبارت پر مشتمل ہیں

"ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر اللہ تعالے کا عذاب نازل ہو۔ اگر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین نہ رکھتے ہوں۔ آپ کو خاتم النبیین نہ سمجھتے ہوں آپ کو افضل الرسل یقین نہ کرتے ہوں اور قرآن کریم کو تمام دُنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آخری شریعت نہ سمجھتے ہوں"

(الفضل ۶ر اکتوبر)

جب اس اخبار میں جس کا فقرہ اظہر صاحب نے نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ موجود ہیں جو مباہلہ کے وقت میں اور میرے بھائی اور دیگر احمدی کہیں گے۔ تو کس طرح کوئی عقلمند اس فقرہ کے یہ معنے کر سکتا ہے کہ میں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔

دوسروں کی تحریروں میں غلطی کا امکان

میں نے جو بات کہی ہے۔ صرف یہ ہے۔ کہ ہر جماعت میں بعض لوگ جہالت کی وجہ سے یا بعض منافق جماعت کو بدنام کرنے کے لئے ایسے امور شائع کر دیتے ہیں۔ یا بیان کر دیتے ہیں۔ جو اس جماعت کے اعتقاد کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر جماعت کو اطلاع ہوتی ہے۔ تو وہ ان کی تردید کر دیتی ہے۔ پس چونکہ دوسروں کی بعض تحریروں میں غلطی کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس لئے حجت صرف بانی سلسلہ کی تحریروں سے پکڑی جا سکتی ہے اور یہ ایسی بات نہیں۔ جو جماعت احمدیہ سے مخصوص ہو۔ ہر جماعت کا یہی حال ہے۔ کوئی قوم بھی نہیں کہہ سکتی۔ کہ ہمارے ہر مصنف یا خطیب کی تحریر یا بات قابل قبول ہے

اور اس وجہ سے تمام فرقے قابل حجت صرف اپنے سلسلہ کے بانی کی کتب کو تسلیم کرتے ہیں یا ایسے آئمہ کو جن کو وہ خالی از خطا سمجھتے ہوں اور اس بحث میں نہیں پڑتے کہ بعض اور قابل اعتبار علماء بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مسلمان غیر قوموں سے بحث کے وقت صرف قرآن کریم پر انحصار رکھتے ہیں۔ دوسری سب کتب کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ صحیح ہونگی۔ تو تسلیم کریں گے ورنہ نہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے گا۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک سب بزرگوں نے جھوٹ بولا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) مثال کے طور پر یہ بات لے لیجئے۔ کہ مظہر علی صاحب جس فرقہ سے یعنی شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور سنی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی عیسائی ایک مسلمان پر یہ اعتراض کرے کہ تمہارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نعوذ باللہ من ذالک، لوگوں سے ڈر کر خدا تعالیٰ کے احکام کو چھپا لیا کرتے تھے اور اس کی تائید میں وہ اظہر صاحب کے ہم مذہبوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی کا حوالہ صفحہ ۱۶۷ سے دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب حضرت علی رضؓ کی ولایت کے اعلان کا حکم ہوا۔ تو آپ نے نعوذ باللہ من ذالک لوگوں سے ڈر کر اس حکم کو چھپایا۔ تو اب بتائیں۔ کہ ایک مسلمان کے لئے اس کے سوا کیا چارہ ہے۔ کہ وہ کہے کہ اظہر صاحب یا ان کے ہم مذہبوں نے اگر غلطی کی ہو تو اسلام اس کا ذمہ وار نہیں ہمارے لئے تو قرآن کریم حجت ہے۔ اور وہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ انک لعلیٰ خلق عظیم کہ سب اعلیٰ اخلاق بہ حد کمال تیرے اندر پائے جاتے ہیں۔ پس قرآن کریم کی اس شہادت کے بعد ہم ایسی خرافات کو کب تسلیم کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے خوف کھا کر احکام الٰہی کو چھپا لیتے تھے خواہ یہ قول احرار کے سیکرٹری کا مذہب ہو یا اس کی جماعت کا یا مثلاً اگر کوئی کینہ ور دشمن یہ اعتراض کرے۔ کہ مسلمانوں نے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک قرآن کریم محرف و مبدل ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ مجلس احرار کے سیکرٹری مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کا جس فرقہ سے تعلق ہے ان کی کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ وغیرہم کو قرآن کریم بطور امانت دیا گیا تھا۔ جو فوراً بدل لو۔ انہوں نے نعوذ باللہ من ذالک اس میں تحریف کر دی۔ اور اسے بدل دیا۔ جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ (نعوذ باللہ من ذالک) منافق ہو گئے تھے۔ لقد نافقا قبل ذالک وردوا علی اللہ (فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۶۱ و ۶۲) تو اب ایک غیرت مند مسلمان سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہے۔ کہ احرار کے سیکرٹری کا یا اس کی جماعت کا خواہ کچھ مذہب ہو۔ ہم پر قرآن کریم حجت ہے۔ جب وہ کہتا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ تو ایسی خرافات کو ہم غلط سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح جب قرآن کریم السابقون الاولون کی تعریف کرتا ہے۔ اور انہیں ہمارے لئے نمونہ قرار دیتا ہے۔ تو جو شخص برا کہتا ہے۔ وہ اسلام کے خلاف کہتا ہے۔ اور چونکہ قرآن کریم کے سوا اور اس قول کے سوا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ سے ثابت ہوا اور کوئی قول مسلمانوں پر حجت نہیں۔ اس لئے ہم ان حوالوں کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ تو اب بتائیں کہ کیا اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ ایسا شخص سب آئمہ اسلام کو قرآن کریم کے خلاف چلنے والا کہتا ہے۔ بہر حال جب سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات کا ذکر ہوگا۔ تو حجت صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں ہوں گی۔ باقی باتوں سے ہم اختلاف کر سکتے ہیں۔ پس جو کچھ میں نے لکھا۔ درست لکھا۔ اور اظہر صاحب کا اعلان محض فساد اور لوگوں کو بھڑکانے کی نیت سے ہے

آخر میں میں پھر مسلمانوں کے فہمیدہ طبقہ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ احرار کو مجبور کریں۔ کہ وہ شرائط کا تصفیہ کر کے مسلمہ فریقین تاریخ پر احمدیوں سے مباہلہ کریں۔ اور اس قسم کی اشتعال انگیزی اور غلط بیانی سے پرہیز کریں۔ جو انہوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ تا حق اور باطل میں فرق ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔ آمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ
۷ نومبر ۱۹۳۵ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۸ نومبر کا نہایت اہم خطبہ جمعہ

ہر ایک احمدی کے پڑھنے اور عمل کرنے کیلئے نہایت ضروری باتیں

قادیان ۸ نومبر آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی شاندار اور ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں اعلان فرمایا کہ چونکہ نیشنل لیگ کے ممبران کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ اور دو ہزار کے قریب والنٹیر بھی بھرتی ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب اسے سلسلہ کے کاموں کے ان حصوں کے متعلق جو سیاسیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ کام کرنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ حضور نے فرمایا چونکہ احرار نے میری دعوت مباہلہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے قادیان میں گذشتہ سال کی طرح کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس لئے نیشنل لیگ کی طرف سے تمام جماعتوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ اگر کسی وقت قادیان میں احرار کی طرف سے اجتماع ہو۔ تو اس وقت جماعت احمدیہ کا ہر فرد قادیان پہونچنے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا۔ میں نیشنل لیگ کے اس اعلان کی تصدیق کرتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ نے احرار کانفرنس کی ممانعت کے متعلق اپنے حکم کو بحال رکھنے کا کوئی انتظام نہ کیا۔ تو جماعت احمدیہ کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی ان دنوں قادیان پہونچ جائیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ کہ گو احرار کا وقار خاک میں مل چکا ہے۔ مگر احمدیت کے خلاف ان کی نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز کاروائیاں مسلسل جاری ہیں۔ اور ہمارے سامنے خطرہ موجود ہے جماعت کو چاہیئے اپنی قربانیوں میں اضافہ کرتی چلی جائے۔ اور پہلے سے بہت زیادہ جوش کے ساتھ کام کرے۔ پھر حضور نے احرار کی گندہ دہنی اور بدزبانی کا ایک نمونہ اخبار "مجاہد" کے ایک تازہ پرچہ ۷ نومبر سے پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف احرار کی بدزبانی کو نہ روکا گیا۔ تو ہم اس کا ایسا بدلہ لیں گے۔ کہ احرار کو اور گورنمنٹ کو بھی اس کے اثرات کا پتہ لگ جائیگا۔ آخر میں حضور نے اعلان فرمایا کہ چونکہ گذشتہ سال جماعت کی ترقی اور فتنہ احرار کے استیصال کے لئے جو سکیم پیش کی گئی۔ اس پر عمل کرنے سے دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ اس لئے یکم دسمبر کو تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر جلسے کر کے اس

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

۱۶ اکتوبر تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

مجاہدین تین مستقل مرکزوں میں تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ اور باقاعدہ ہفتہ واری رپورٹیں دفتر ہذا میں روانہ کرتے ہیں۔ ان مجاہدین کی مجموعی تعداد ۳۲ ہے۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں ۷ مجاہدین نے متفرق طور پر تبلیغ کی۔ اور رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں روانہ کیں۔ ۱۶ اشخاص نے عرصہ زیر رپورٹ میں بیعت کی۔

اسناد خوشنودی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احباب کو اپنے دستخطوں سے اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

۱۔ عبد المنان صاحب گلاس فیکٹری قادیان
۲۔ مستری نعمت اللہ صاحب قادیان
۳۔ چودہری منظور احمد صاحب چک 12/9-L ضلع منٹگمری
۴۔ سراج الدین صاحب دار الرحمت قادیان
۵۔ ابو احمد خان صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں
۶۔ منشی فقیر محمد صاحب چک 565 ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائلپور
۷۔ ماسٹر عطاء الرحمن صاحب ایم۔ ایس سی بی۔ ٹی بھیرہ
۸۔ بابو محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک نوشہرہ چھاؤنی
۹۔ مستری گوہر الدین صاحب قادیان
۱۰۔ چودہری محمد صدیق صاحب مولوی فاضل کلاس قادیان
۱۱۔ چودہری بشیر احمد صاحب چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ
۱۲۔ ملک غلام نبی صاحب A.D.I سکولز پنڈی گھیپ ضلع اٹک
۱۳۔ مولوی محمد علی صاحب چک 3/57 ڈاکخانہ بودے والا ضلع ملتان
۱۴۔ حافظ فیض اللہ صاحب قادیان
۱۵۔ بھائی محمود احمد صاحب قادیان
۱۶۔ ملک حشمت علی خاں صاحب
۱۷۔ ماسٹر غلام رسول صاحب پھلروں ضلع گجرات
۱۸۔ سید افتخار حسین صاحب حیدر آباد سندھ
۱۹۔ سید مقبول حسین صاحب کراچی
۲۰۔ میاں عبد اللہ صاحب قادیان
۲۱۔ محمد عبد اللہ صاحب تہال ضلع سیالکوٹ
۲۲۔ مستری غلام نبی صاحب قادیان
۲۳۔ چودہری عبد المجید صاحب بھٹی بی۔ اے
۲۴۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس علی گڑھ
۲۵۔ چودہری غلام محمد صاحب امرتسر
۲۶۔ مولوی عبد القدوس صاحب مالاباری
۲۷۔ چودہری عبد الرحمن صاحب ضلع جالندھر

تبلیغی ٹریکٹ

مستطیع اصحاب مندرجہ ذیل ٹریکٹ مناسب قیمت پر اور غیر مستطیع اصحاب جسقدر وہ دے سکتے ہوں۔ ارسال فرما کر یا محصول ڈاک بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت اردو
(۲) زلزلہ کوئٹہ باقی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا نشان ہے ۔۔۔۔۔۔ اردو

(ملنے کا پتہ: دفتر تحریک جدید قادیان)

۳۔ " " " " " انگریزی
۴۔ " " " " " تامل از
Mr. O. Abdul Majid Sb
Editor Thoothan 8 Short
Slave Island
Colomboo (Ceylon)
۵۔ زلزلہ کوئٹہ " " " ملیالم از مولوی عبد اللہ صاحب احمدی مولوی فاضل
C/O A. Hamid . P. O.
Cannanore Malabar
۶۔ زلزلہ کوئٹہ " " " سندھی از دفتر اخبار البشریٰ نے بیبلی حیدر آباد سندھ
۷۔ زلزلہ کوئٹہ " " " بنگالی از امیر جماعت
The Bengal Provencial
Ahmadia Association
4 Bakshi Bazar Road
Dacca (Bengal)

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مختلف درسگاہوں میں مفت دینی تعلیم کا سلسلہ بذریعہ مستقل وقف کنندگان زندگی جاری ہے۔ خواہشمند اصحاب دینی تعلیم سے برابر مستفیض ہو رہے ہیں۔ ذی علم طبقہ اس کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

تبلیغ بیرون ہند

بیرونی ممالک میں سردست پانچ مبلغین وقف کنندگان زندگی تبلیغ کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔ جن کی رپورٹوں کے قابل اندراج اقتباسات روزانہ اخبار الفضل میں برائے اطلاع احباب شائع کرائے جاتے ہیں۔ بارہ مبلغین فی الحال بیرونی ممالک میں جانے کے لئے اپنے اپنے تعلیمی کورسوں کو بہ عجلت تمام پورا کرنے میں رات دن لگے ہوئے ہیں۔

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ تین بجے شام کی گاڑی سے ایک اور مجاہد زیر انتظام تحریک جدید ایک خاص علاقہ بیرون ہند میں بھیجے گئے ہیں۔

تبلیغی سروے

پانچ اضلاع کی سروے مکمل ہو چکی ہے چھٹے ضلع میں کام شروع ہو گیا ہے۔ مزید اطلاعات اس ضمن میں آئندہ درج اخبار ہوں گی۔

بورڈنگ تحریک جدید

طلباء کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا کام بذریعہ ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک ٹیوٹر ہو رہا ہے۔ طلباء درس قرآن مجید میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ بورڈر ان کی تعداد ۴۲ تک پہونچ چکی ہے۔ اللھم زد فزد۔ احباب کو اپنے بچے تحریک جدید کے ماتحت داخل کرانے کی سعی برابر جاری رکھنی چاہیئے۔

پروپیگنڈا

دو انگریزی ایک اردو اور ایک سندھی اخبار کے ذریعہ پروپیگنڈا کا کام جاری ہے۔ ان اخبارات کی مانگ اندرون ہند و بیرون ہند ترقی ہو رہی ہے۔

خط و کتابت

ایام زیر رپورٹ میں دفتر ہذا سے جاری شدہ خطوط کی مجموعی تعداد ۱۰۵۷ ہے۔ جس میں ۱۲۰ لوکل خطوط شامل ہیں۔ دفتر ہذا میں وصول ہونے والے خطوط کی تعداد ۲۰۰ ہے۔ انچارج تحریک جدید

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں۔ جن پر لیکچر دیئے جائیں گے۔

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں
(۲) یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید

ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے

جماعت احمدیہ امرتسر کا سالانہ جلسہ احباب کثرت سے شامل ہوں

امرتسر کی جماعت احمدیہ کا سالانہ اور جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ نومبر بوقت ۹ بجے صبح گول باغ امرتسر میں شروع ہو گا۔ احباب وہاں کثرت سے شامل ہوں۔ خاص طور پر قادیان لاہور، بٹالہ

یوم سیرت النبیؐ ۲۴ر نومبر ۱۹۳۵ء کیلئے

بہترین اور ارزاں ترین مصالحہ

شاہ حبشہ کو دعوۃِ حق اور قبولیتِ اسلام

ایک برہمو کے قلم سے۔ جس میں نہایت خوبصورتی سے محاسنِ اسلام اور فضائل نبوی صلعم کو دربار حبشہ میں صحابہ کرام کی زبانی پیش کرنے کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایمان افروز تشریحی حاشیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ درج ہے۔ فی سینکڑہ ۱۰ر

محمد عربیؐ۔ شاہ روم کو دعوتِ حق اور تصدیق اسلام

مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ جس میں نہایت مؤثر پیرایہ میں اخلاق نبوی صلعم اور تعلیم اسلام کو دربار روم میں صحابہ کرام کی زبانی پیش کرنے کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔ فی سینکڑہ ۸ر

دنیا کا اولوالعزم نبیؐ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ایک نہایت شاندار اور مؤثر مضمون۔ فی سینکڑہ ۱۰ر

عکسی حمائل شریف

مصری مجلد مراکو

۲½ انچ چوڑی اور ۳½ انچ لمبی وزن صرف ۷ تولہ نہایت خوشخط۔ صحیح بالکل چھوٹی اور ملکی جو پہلے پانچ روپیہ میں بھی نہ ملتی تھی۔ اب چند جلدیں مہیا کی گئی ہیں

قیمت صرف عیر

دُنیا کا محسن اعظم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کا جامع و مانع مفصل مضمون۔ فی سینکڑہ تین روپیہ

زندہ نبیؐ:۔ مؤلفہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فی سینکڑہ ۸ر

دنیا کا کامل انسان

مؤلفہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل۔ جس میں نہایت لطیف اور مؤثر پیرایہ میں واقعات کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو ہر انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے لئے جو تعداد میں ۳۴ عدد ہیں اسوۂ کامل ثابت کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت بہترین فی سینکڑہ۔ دس روپیہ ؛

زندہ نبی اور زندہ مذہب

مؤلفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس میں آنحضرت صلعم اور حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے اخلاق کا مقابلہ کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو ثابت کیا گیا ہے۔ سیرت النبیؐ کے لئے بہترین تحفہ۔ قیمت فی کاپی ۴ر فی سینکڑہ عہ

تبلیغی درثمین اردو۔ فی سینکڑہ چھ روپے

درثمین عربی اردو مترجم قیمت فی جلد ۸ر

سیرت النبیؐ مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ۔ معزز طبقہ کو یوم سیرت النبیؐ کے موقعہ پر تحفہ پیش کرنے کے لئے بہترین تصنیف ہے۔ اس کی رعایتی قیمت بجائے عیہ کے ۱۲ر کر دی گئی ہے ؛

رسول مقبول صلعم:۔ مختصر طور پر سوانح اور فضائل کا مجموعہ۔ فی سینکڑہ دس روپیہ۔

اسلامی اصول کی فلاسفی	اردو	فی سینکڑہ	عللہ
؍ ؍	گورمکھی	؍	عنہ
؍ ؍	ہندی	؍	عنہ
؍ ؍	انگریزی	فی عدد	۵ر

برگزیدہ رسولؐ قیمت ۲ر فی سینکڑہ آٹھ روپیہ ؛

المشتہر — کتاب گھر قادیان — تھ

روغنِ آملہ و چنبیلی

مولسری۔ کرنا اور گلاب ہم نے خاص طور پر قیمتی ادویہ سے تیار کئے ہیں۔ اور ہمارا یہ دعوٰے ہے۔ کہ ان میں وائٹ آئل یا کسی ایسی ہی فضول چیز کی ہرگز ملاوٹ نہ ہوگی۔ یہ روغن علاوہ اپنی بھینی بھینی خوشبو کے بالوں کو لمبا کرنے ملائم رکھنے میں بہترین مفید ثابت ہونگے۔ کمزوریٔ دماغ بال گرنے اور سکری وغیرہ کو بھی فائدہ ہوگا۔ ایک بار تجربہ کریں قیمت فی شیشی ۶ اونس ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہونچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اوّل رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقل مند بننا ہو۔ اگر جج۔ بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن۔ غبی انسان ہو۔ نہایت ذہین۔ بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہونچانے میں لاثانی دوا ہے۔ جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۳؍ ر

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں۔ کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونیوالی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بعد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہوگئیں نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۳؍ ر

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا ہے۔ پہلی ہی خوراک میں اپنا فائدہ دکھاتی ہے۔ نہایت مجرب و آزمودہ ہے جسکا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمائیے۔ جبکہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں۔ اسوقت اکسیر دمہ و کھانسی کو ضرور استعمال فرمائیں۔ قیمت دو روپیہ ۲؍ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ کیا ایک عالم سے کبھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے۔ فہرست دوا خانہ مفت منگائیں۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگانے کا پتہ:۔

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مُحافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ؛ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ؛ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب کا بنایا ہوا ہے۔ جو نہایت کار آمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا نظارہ دیکھیں قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ نومبر۔ آج برطانی کابینہ نے سر ایرک ڈرمنڈ کی اس رپورٹ پر جو انہوں نے سائینور مسولینی کے ساتھ گفتگو کے متعلق کی ہے۔ غور و خوض کیا اور فیصلہ کیا کہ برطانیہ اور اٹلی کی باہمی کشیدگی کو دور کرنے کے لئے عملی اقدام کرنے سے پیشتر مزید بحث تمحیص ضروری ہے۔

مونٹ پیلئیر (فرانس) ۷ نومبر۔ فرانس کا ایک فوجی ہوائی جہاز جو طولوس سے آ رہا تھا۔ مونٹ آرناڈ کے نزدیک گر گیا۔ جس کے نتیجہ میں سات آدمی ہلاک ہوئے

واشنگٹن ۷ نومبر۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے انجینیروں نے جو عدیس آبابا میں مقیم ہیں۔ عدیس آبابا اور امریکہ کا بلا واسطہ وائرلیس کے ذریعہ اتصال کر دیا ہے۔

کینبرا (آسٹریلیا) ۷ نومبر گورنمنٹ آسٹریلیا نے مزدور پارٹی کی پر زور مخالفت کے باوجود تعزیری کارروائی کے متعلق بل پاس کر دیا ہے۔

رنگون ۷ نومبر۔ پانچ ماہ کے عرصہ میں برما کا ہندوستان اور دنیا کے دوسرے تمام ممالک سے ریڈیو کے ذریعہ اتصال کر دیا جائے گا۔

روما ۷ نومبر۔ اٹلی نے تعزیری کارروائی میں شامل ہونے والے تمام ممالک سے کھیلوں وغیرہ کے متعلق قطع تعلق کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے

اسمارہ ۷ نومبر۔ اسمارہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اطالوی دستے اور راس گاسا کے آدمی برابر بڑھ رہے بغیر کسی قسم کی مزاحمت کے مکالے میں داخل ہو گئے

عدیس آبابا ۷ نومبر۔ مکالے کے شمال اور شمال مشرق میں سخت گوریلا جنگ ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان اطالوی دستوں کو جو مکالے سے گیارہ میل دور پہاڑیوں پر پہنچے۔ راس کاسا اور راس سیوم کی افواج کے آدمیوں نے پسپا کر دیا۔

اسمارہ ۷ نومبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ اطالویوں نے مکالے کے قریب سلسلہ کوہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح وہ دریائے تکازی اور گھیوا کے شمال میں واقع تمام علاقہ پر قابض ہو گئے ہیں

کراچی ۷ نومبر مسٹر چارلس گنگسفورڈ مشہور ہواباز آج بغداد سے الہ آباد پہنچا۔ بغداد اور کراچی کے درمیان ۱۶۰۰ میل کا فاصلہ اس نے ۸ گھنٹوں اور چالیس منٹ میں طے کیا۔ گویا ۱۸۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کیا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ مستقبل قریب میں صوبجات متحدہ امریکہ کا اٹلی کو کوئلہ کی ترسیل پر پابندیاں عائد کرنے کا کوئی امکان نہیں۔ صرف ایک صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ اٹلی جواب نقد روپیہ دے کر تیل وصول کر رہا ہے۔ شاید مالی مشکلات کی وجہ سے اس طرح خرید جاری نہ رکھ سکے۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ سر این سرکار لا ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ۹ نومبر کو مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کا معائنہ کرنے کے لئے علیگڑھ آ رہے ہیں۔

لاہور ۷ نومبر۔ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی اور نواب محمد اسمٰعیل لاہور پہنچ گئے ہیں۔

کلکتہ ۷ نومبر۔ بنگال کے کانگریسیوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے کلکتہ کے کانگریسیوں نے مسٹر سرت چندر بوس کو ثالث مقرر کرنے کا رزلیوشن پاس کیا ہے

مدراس ۷ نومبر۔ برلن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جب تک جنگ رہیگی جرمنی کی طرف سے کسی ملک کو سامان جنگ نہیں بھیجا جائیگا۔

اسکندریہ ۷ نومبر۔ مجلس وزرائے مصر نے دفاع وطنی اور اسلحہ کا بابت فوجی کے لئے بیس لاکھ پونڈ کا سامان حرب خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سامان برطانوی اسلحہ خانوں سے خریدا جائے گا۔

امرتسر ۷ نومبر۔ آج یوم مسجد شہید گنج کے متعلق مجلس اتحاد ملت کے شائع کردہ پوسٹر ایک پولیس کنسٹبل نے پھاڑنے شروع کر دئے۔ اس کی اس حرکت پولیس اور مسلمانوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔

لکھنؤ ۷ نومبر۔ کانگرس میں افتراق پیدا ہو جانے کے باوجود اکثریت کی یہی کوشش ہے کہ کانگرس کا اجلاس لکھنؤ میں ہی منعقد ہو

قاہرہ ۷ نومبر۔ اطالوی وزیر نے نسیم پاشا سے ملاقات کی اور تعزیری کارروائی کے حق میں مصر کے اعلان کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور کہا۔ کہ اٹلی مصر کے اس سلوک کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔

نیویارک ۷ نومبر۔ اگرچہ صدر جمہوریت امریکہ مسٹر روزولٹ نے اعلان کر رکھا ہے کہ روئی اور جنگ میں کام آنے والی اشیا اٹلی کو نہ بھیجی جائیں۔ لیکن اس اعلان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اور امریکہ اٹلی کو جنگ کی ضروریات مہیا کر رہا ہے۔

بمبئی ۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی گولڈن جوبلی کے موقع پر پھر مسٹر گاندھی سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ کانگرس کی باگ ڈور کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

امرتسر ۷ نومبر۔ اخبار "پرتاپ" ۹ نومبر لکھتا ہے۔ مجلس احرار یوم مسجد شہید گنج کی تقریب میں شامل نہیں ہوگی اور وہ اندرونی طور پر اس کی مخالفت کر رہی ہے۔

پٹنہ ۷ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پٹنہ کے قریب لائن پر سے پلیٹیں اکھڑی ہوئی پائی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی نے ٹرین کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وقت پر پتہ لگ جانے سے ٹرین خطرے سے بچ گئی۔

رنگون ۷ نومبر۔ آج ہندوستانی ڈیپیوٹیشن کمیٹی کے صدر اور برما ڈیپیوٹیشن کمیٹی کے ممبروں میں گفتگو ہوئی جس میں مقامی گورنمنٹ کی تجاویز اور مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے سر جوزف بھور سابق ممبر گورنمنٹ ہند نے کہا۔ ہندوستان کے لئے سلطنت کے اندر رہنا ہی مفید ہے۔ اہل ہند کو چاہیئے کہ جہاں وہ اپنی خواہشات کو پورا کرانا چاہتے ہیں۔ وہاں اعتدال پسندی صبر اور تدبر سے بھی کام لیں۔

سیالکوٹ ۷ نومبر۔ سردار کھڑک سنگھ کے خلاف مقدمہ بغاوت میں فرد جرم لگا دی گئی ہے۔

لکھنؤ ۷ نومبر ضلع لکھنؤ میں فصل ربیع اور خریف کے نہ ہونے کی وجہ سے زبردست قحط پڑ رہا ہے۔ کنوؤں کے پانی بھی سوکھ رہے ہیں۔

جنیوا ۷ نومبر۔ لیگ کے فیصلہ پر بعض ملکوں نے عمل درآمد شروع کر دیا ہے اطالوی حکومت نے ایک ولندیزی بوٹ فیکٹری کو ۵ لاکھ جوڑے بوٹوں کے فراہم کرنے کا آرڈر دیا لیکن فیکٹری نے حکومت ہالینڈ کے کہنے پر اس فرمائش کو مسترد کر دیا۔

لاہور ۷ نومبر۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں محمد اسحٰق کے اپیل کی سماعت ہوئی جس نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے دوران میں ایک سکھ کنسٹیبل کو قتل کیا تھا۔ عدالت کی طرف سے اپیل نامنظور کی گئی اور سزائے موت بحال رکھی گئی۔

امرتسر ۷ نومبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۶ آنے چھ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے چاندی دیسی ۵۴ روپے ۱۲ آنے ہے

اسمارہ ۷ نومبر۔ اطالوی ہواباز کا بیان ہے۔ کہ اطالوی افواج کے شہر مکالے خالی کر دینے کے بعد حبشیوں کے از سر نو محاذ قائم کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدافعت کے لئے کمر بستہ ہیں۔ ہوسین کے جنوب مغرب میں جو دست بدست لڑائی ہوئی۔ اس میں دو اطالوی افسر مجروح اور دو عسکری ہلاک ہوئے۔ حبشی افواج مقتولین کی کافی تعداد چھوڑ کر فرار ہو گئیں

برلن ۷ نومبر۔ جرمنی اخبارات کو حکومت نے حکم دیا ہے۔ کہ ایران اور جرمنی کے درمیان جو تجارتی معاہدہ گذشتہ یکشنبہ کو ہوا ہے۔ اسے شائع نہ کیا جائے تاکہ اسے خفیہ رکھا جا سکے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ حبشہ نے امام یمن سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی رعایا کو اطالویوں کے پاس باربرداری

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی